بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

واضح رہے کہ زنا ایک گھناؤنا جرم، حرام اور ناجائز عمل ہے جس کا ارتکاب کرنے والا شخص بدترین گناہ کا مرتکب ہوتا ہے العیاذ باللہ، لہٰذا مذکورہ شخص سے اگر واقعتاً یہ ناجائز عمل سرزد ہوا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگے اور آئندہ کیلئے اس عمل سے سچی توبہ کرے۔

تاہم اس ناجائز عمل کی وجہ سے ان دونوں کی اولاد کا آپس میں کوئی حرمت کا رشتہ قائم نہیں ہوا ہے، کیونکہ زانی اور مزنیہ کی اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہوتا ہے، لہٰذا صورتِ مسئول میں ان دونوں کی اولاد کا آپس میں نکاح کروانا جائز ہے، بشرطیکہ حرمت کا کوئی اور رشتہ نہ ہو۔ (ماخذہ امداد الاحکام: ۲ / ۳۳۹)

رد المحتار - (3 / 32)

وحل أصول الزاني وفروعه أصول المزني بها وفروعها اهـ. ومثله ما قدمناه قريبا عن القهستاني عن النظم وغيره. وقوله: وحل إلخ أي كما يحل ذلك بالوطء الحلال

البحر الرائق ، دار الكتاب الإسلامي - (3 / 108)

وحل أصول الزاني وفروعه أصول المزني بها وفروعها

منحة الخالق على البحر الرائق ، دار الكتاب الإسلامي - (3 / 108)

(قوله وحل إلخ) يعني إذا لم يكن الأصول منهما معا لما قال في فتح الغفار وكذا أخته أي وكذا أخت الرجل من الزنا وبنت أخيه وبنت أخته أو ابنه منه بأن زنى أبوه أو أخوه أو أخته أو ابنه فأولدوا بنتا فإنها تحرم على الأخ والعم والخال والجد، وصورته في هذه المسائل أن يزني بكر ويمسكها حتى تلد بنتا كذا قاله الكمال في شرح الهداية.

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

Scanned by CamScanner